احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 4 فروری 2002ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 4 فروری 2002ء 20 ذی قعد 1422 ہجری - 4 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 30

رؤف ورحیم وجود

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی - خدا کی قسم رسول اللہؐ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا - اور کسی کام کے متعلق یہ نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا - یا کیوں نہیں کیا -

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا حدیث نمبر 4269)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا رحیم ہے بلکہ ارحم الراحمین ہے وہ اپنے رحم کے تقاضا سے نہ کسی انصاف کی پابندی سے اپنی مخلوقات کی پرورش کرتا ہے کیونکہ ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ مالک کا مفہوم منصف کے مفہوم سے بالکل ضد پڑا ہوا ہے جبکہ ہم اس کے پیدا کردہ ہیں تو ہمیں کیا حق پہنچتا ہے کہ ہم اس سے انصاف کا مطالبہ کریں - ہاں نہایت عاجزی سے اس کے رحم کی ضرور درخواست کرتے ہیں اور اس بندہ کی نہایت بدذاتی ہے جو خدا سے اس کے کاروبار کے متعلق جو اس بندہ کی نسبت خدا تعالیٰ کرتا ہے انصاف کا مطالبہ کرے جبکہ انسانی فطرت کا سب تار و پود خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تمام قوےٰ روحانی جسمانی اسی کی عطا کردہ ہیں اور اسی کی توفیق اور تائید سے ہر ایک اچھا عمل ظہور میں آ سکتا ہے تو اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے اس سے انصاف کا مطالبہ کرنا سخت بے ایمانی اور جہالت ہے اور ایسی تعلیم کو ہم وِدّیا کی تعلیم نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ تعلیم سچے گیان سے بالکل محروم اور سراسر حماقت سے بھری ہوئی تعلیم ہے سو ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں جو قرآن شریف ہے یہی سکھایا ہے کہ بندہ کے مقابل پر خدا کا نام منصف رکھنا نہ صرف گناہ بلکہ کفر صریح ہے ہاں جب وہ خود ایک وعدہ کرتا ہے تو اس وعدہ کا پورا کرنا اپنے پر ایک حق ٹھیرا لیتا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے :-

(-) یعنی ہم جو ابتدا سے مومنوں کے لئے نصرت اور امداد کا وعدہ دے چکے ہیں اس لئے ہم اپنے پر یہ حق ٹھیراتے ہیں کہ ان کی مدد کریں ورنہ دوسرا شخص اس پر کوئی حق نہیں ٹھہرا سکتا -

مبارک وہ جو اپنی کمزوریوں کا اقرار کر کے خدا سے رحم چاہتا ہے اور نہایت شوخ اور شریر اور بدبخت وہ شخص ہے جو اپنے اعمال کو اپنی طاقتوں کا ثمرہ سمجھ کر خدا سے انصاف چاہتا ہے -

(چشمہ معرفت - روحانی خزائن جلد 23 ص 34)

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر فرماتے ہیں -

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صحت کے بارہ میں احباب جماعت کو پہلے اطلاع دی جا چکی ہے تازہ اطلاع کے مطابق - طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتری کی طرف مائل ہے - الحمد للہ - لیکن انفیکشن ابھی بھی بہت زیادہ ہے - ایک پھیپھڑا بہت زیادہ متاثر ہوا ہے - کمزوری بہت زیادہ ہے -

احباب جماعت سے اس خادم سلسلہ اور نافع الناس وجود کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے -

ضرورت انسپکٹران و محررین درجہ دوم

نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران اور محررین درجہ دوم کی آسامیوں کے لئے کم از کم ایف - اے ایف - ایس سی 45% نمبر حاصل کر کے پاس کرنے والے اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں - درخواستیں تعلیمی قابلیت کی اسناد اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی مع تصدیق مکرم امیر صاحب / مکرم صدر صاحب جماعت 28 فروری 2002ء تک دفتر میں پہنچ جائیں -

(ناظم مال وقف جدید)

مستحق بچوں کے اخراجات

ایک مستحق یتیم بچے کے تعلیمی و دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے -/1500 روپے ہے - آپ ایک یا ایک سے زیادہ بچوں کی کفالت کا ارادہ رکھتے ہیں تو فوری رابطہ فرمائیں -

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(15)

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

آپ بھی ہمارا ساتھ دیں

13 نبوی میں جب اوس اور خزرج قبیلہ کے لوگ حج کی غرض سے مکہ میں آ رہے تھے تو ان میں بیعت عقبہ اولیٰ والے اصحاب بھی شامل تھے اور وہ بھی تھے جنہوں نے حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ جب یہ قافلہ آ رہا تھا تو راستہ میں ان خفیہ مسلمانوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا کہ ہم لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں اور اب ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر پھر بیعت کریں گے، آپ ہمارے سردار اور ہم میں نہایت معزز آدمی ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ بھی ہمارا ساتھ دیجئے اور قدیم مذہب کو ترک کر دیں کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ جیسا ذی مرتبت شخص جہنم کا ایندھن بنے حضرت عبداللہ بن عمروؓ پر ان باتوں کا بڑا اثر پڑا اور صدق دل سے اسلام لانے پر آمادہ ہو گئے اور بیعت عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا فخر حاصل کیا۔ آنحضرت نے آپ کو بنوسلمہ کا نقیب مقرر فرمایا۔ حضرت براء بن معرورؓ بھی اسی قبیلہ کے نقیب بنائے گئے تھے۔

(سیرت ابن ہشام باب اسلام عبداللہ بن عمرو جلد نمبر 1 ص 440)

آہستگی اور نرمی سے کام کرتے چلے جائیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے قلم سے حضرت مسیح موعود کا اثر انگیز تذکرہ:۔

''آپ کا یہ طریق تھا کہ حق کو آہستگی اور نرمی سے پھیلایا جاوے۔ حکیم محمد حسین صاحب نے جب مرہم عیسیٰ کے اشتہارات میں مسیح کے واقعہ صلیب سے بچنے اور وفات مسیح کا ذکر کر کے بہت سے اشتہارات چھوٹے اور بڑے اردو اور انگریزی میں چھپوائے اور انگریزوں کی گاڑیوں میں وہ اشتہار پھینکے تو ایک شور مچ گیا اور حکیم صاحب پر مقدمہ بن کر ان کو ایسے اشتہارات سے جج نے روک دیا تب حضرت صاحب نے فرمایا:۔

''اگر حکیم صاحب آہستگی اور نرمی سے اپنا کام کرتے چلے جاتے تو بیسیوں سال تک بھی ان کو کوئی نہ روکتا''۔

(بدر۔ قادیان 11 دسمبر 1913ء ص 8)

میں نے دن بھر میں برصغیر کے کئی شہروں اور لنڈن تک خطوط لکھے

حضرت مولوی شیر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے متعلق محترم سید سجاد احمد صاحب بیان کرتے ہیں:۔

کہ یوم (دعوت الی اللہ) کے موقعہ پر ایک دفعہ میں شام کے وقت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اپنے دفتر میں مصروف عمل تھے۔ میں سلام کر کے بیٹھا ہی تھا۔ کہ آپ نے نہایت شفقت سے دریافت فرمایا کہ ''میاں آج تم (دعوت الی اللہ) کے لئے کس گاؤں میں گئے تھے یا یونہی ادھر ادھر پھرتے رہے ہو۔ میں نے عرض کیا میں صبح سے بعض احباب کے ساتھ فلاں فلاں گاؤں میں (دعوت الی اللہ) کرنے کے بعد ابھی واپس آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے اظہار مسرت فرمایا۔ لیکن میں نے بے تکلفی کی وجہ سے یا اپنی کم عمری کے باعث حضرت مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ آج کس گاؤں میں (دعوت الی اللہ) کے لئے گئے تھے تو مولوی صاحب نے میری اس جسارت پر مشفقانہ تبسم کے ساتھ فرمایا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ملحقہ دیہات ہی میں جا کر (دعوت الی اللہ) کی جائے۔ میں سارا دن یہاں بیٹھا ہی (دعوت الی اللہ) کرتا رہتا ہوں۔ میں اس جواب سے بہت حیران ہوا۔ یہ کیسے ممکن ہے اور اپنی اس حیرانی کی وجہ سے دریافت کر بیٹھا مولوی صاحب بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ آپ یہاں بیٹھے ہی (دعوت الی اللہ) کرتے رہے۔ اس پر مولوی صاحب میری حیرانی سے اور زیادہ محظوظ ہوئے اور فرمایا تم تو قادیان کے ارد گرد زیادہ سے زیادہ 5-6 میل تک جا کر (دعوت الی اللہ) کرتے رہے ہو۔ میں نے یہاں بیٹھے بیٹھے ہندوستان کے دور دراز شہروں میں (دعوت الی اللہ) کی ہے۔ بلکہ سمندر پار تک اور وہ بھی آج ہی۔ میں اس سے ورطہ حیرت میں پڑ گیا۔ اور بڑی بے تابی سے پوچھا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے اس پر آپ نے اپنی میز کے ایک کونہ پر خطوط کے ایک اچھے خاصے ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''میں نے آج دن بھر میں ہندوستان کے کئی شہروں اور لنڈن تک یہ (دعوت الی اللہ) کے خطوط لکھے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ اپنے دوستوں اور واقفوں کو (دعوت الی اللہ) کی ہے۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ص 230)

ایران کی فتح کی داغ بیل

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

صحابہؓ کا ایک وفد ایک دفعہ ایران کے بادشاہ کے پاس گیا۔ اس نے ان سے کہا تم روپیہ لے لو اور واپس چلے جاؤ۔ تم میں سے ہر ایک سپاہی کو ایک پونڈ اور ہر افسر کو دو پونڈ دے دوں گا۔ تم یہ رقم لے لو اور چلے جاؤ........ رئیس وفد نے جواب دیا کہ بے شک یہ بات صحیح ہے کہ ہماری حالت واقعی یہی تھی مگر وہ باتیں اس وقت کی ہیں جب ہم میں اسلام نہیں آیا تھا۔ اب ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اب ساری دنیا پر ہم نے حکومت کرنی ہے۔ یہ بات سن کر بادشاہ کو غصہ آیا اور اس نے اپنے خادموں کو اشارہ کیا کہ مٹی کا بورا لے آؤ اور تذلیل کے لئے مٹی کا بورا رئیس وفد کے سر پر رکھوا دیا اور کہا کہ جاؤ اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ مگر وہ لوگ جنہیں جاہل اور اونٹ کا دودھ پینے والے سمجھا جاتا تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے طفیل بے انتہا عقل دے دی تھی وہ جانتے تھے کہ مشرک وہمی ہوتا ہے۔ اس لئے جب مٹی کا بورا ان کے سر پر رکھا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ چلے آؤ۔ چنانچہ وہ سب دوڑے اور کہا کہ ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایران کی زمین ہمارے حوالہ کر دی ہے۔ اس پر بادشاہ نے سرداروں کو حکم دیا کہ دوڑو پکڑو اور کسی نہ کسی طرح یہ مٹی واپس لے آؤ مگر وہ اس وقت تک دور نکل چکے تھے۔

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 489)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 9 رفروری 2002ء

12-30 a.m	عربی سروس
1-30 a.m	مجلس عرفان
2-30 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
3-30 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-25 a.m	کہکشاں
8-15 a.m	اردو کلاس
9-30 a.m	اردو اسباق
10-00 a.m	جرمن ملاقات
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	ایم ٹی اے ماریشس
1-30 p.m	درس القرآن
3-20 p.m	انڈونیشین سروس / ہاٹ برڈ اردو کلاس / سکائی
4-20 p.m	پھولوں کی نمائش
5-05 p.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگالی پروگرام
8-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	انگلش پروگرام / سکائی فرانسیسی سروس / ہاٹ برڈ
10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 10 رفروری 2002ء

12-30 a.m	عربی سروس
1-30 a.m	مجلس سوال وجواب
2-30 a.m	چلڈرنز کلاس
3-30 a.m	جرمن ملاقات
4-30 a.m	دستاویزی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن
8-20 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
9-30 a.m	فرانسیسی سیکھئے
10-00 a.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سپینش سروس
1-45 p.m	مشاعرہ
2-45 p.m	**تاریخ احمدیت** کوئز پروگرام
3-20 p.m	ایم ٹی اے یو ایس اے / سکائی انڈونیشین سروس / ہاٹ برڈ
4-20 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m	تلاوت۔ سیرۃ النبیؐ۔ خبریں
6-00 p.m	مجلس عرفان
7-00 p.m	بنگالی پروگرام
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-30 p.m	انگلش سروس
10-30 p.m	جرمن سروس

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جوشِ ستم تھی دھواں وہ لہو سے ہم نے نکھار دی

اہل کشمیر کے لئے جماعت احمدیہ کی تاریخ ساز خدمات

مہاراجہ کشمیر کی طرف سے مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی کا پہلا مرحلہ۔ کشمیر کمیٹی کی طرف سے مالی جانی اور قانونی امداد

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

قسط سوم آخر

مہاراجہ کشمیر کی طرف سے امید افزاء اعلان

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی کے نتیجے میں آخر مہاراجہ ہری سنگھ نے 15۔نومبر 1931ء کو اپنی سالگرہ کے موقع پر بعض گرفتار شدہ سیاسی عمائدین جن میں شیخ محمد عبداللہ بھی شامل تھے کو رہا کر دینے کا اعلان کیا اور مسلمانوں کے حقوق و مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کا بھی وعدہ کیا۔

کشمیر کمیٹی کی مساعی اور مفید نتیجہ کے متعلق ہندوستان کی مشہور دینی و ادبی شخصیت خواجہ حسن نظامی نے اپنے 24/اکتوبر 1931ء کے روزنامچہ میں تحریر کیا:

"حقیقت یہ ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور اس کے اراکین کی اندرونی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے۔ بے شک احرار کمیٹی کے کام کا بھی اثر پڑا ہے اور مہاراجہ کی سالگرہ کا بھی کچھ نہ کچھ اس سے تعلق ہے لیکن زیادہ اثر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ولایتی پروپیگنڈہ کا ہے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر نے ممتاز مسلمانوں کے ذریعہ لندن میں کوشش کی۔ انگلستان کے بڑے بڑے اخباروں میں ریاست کے مظالم کی اطلاعیں شائع ہوئیں اور اخباروں نے ریاست کشمیر کو مطعون کیا۔ مسلمان لیڈروں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کی تحریک کی وجہ سے وزیر ہند پر زور ڈالا اور وائسرائے نے ریاست کی حکومت پر زور ڈالا۔ جب یہ نتیجہ نکلا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر اور سیکرٹری اور اراکین کی ایک خوبی یہ ہے کہ انہوں نے اس موقع پر مسلمانوں کو باہمی تفریق سے بچانے کی کوشش کی ورنہ بعض مسلمان ریاست کی حکمت عملی کا شکار ہو گئے"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص 528'527)

طبی اور مالی امداد کا انتظام

مسلمانان کشمیر کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی صرف سیاسی اور قانونی میدان تک ہی محدود نہ تھیں بلکہ طبی اور مالی امداد کا بھی وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ ڈوگرہ حکومت کے مظالم کے نتیجہ میں زخمی ہونے والے مظلومین کے لئے طبی امداد کی بہت ضرورت تھی۔ اسی طرح اسیران کشمیر کے اہل و عیال کی روپے پیسے سے اعانت اور خبر گیری کی۔ اسیران پر بے رحم طریقے سے عائد کئے جانے والے جرمانوں کی ادائیگی بھی ایک بہت بڑا مسئلہ تھا۔ چنانچہ صدر کشمیر کمیٹی حضرت امام جماعت احمدیہ نے نہ صرف کشمیر کمیٹی اور اس کے ممبران کے پورے وسائل مظلوم کشمیری مسلمانوں کی طبی اور مالی امداد پر لگا دیئے بلکہ اپنے ذاتی اور جماعتی وسائل و ذرائع کو بھی اس راہ میں بے دریغ خرچ کیا۔ چنانچہ احتیاطی تدابیر کے پیش نظر کشمیر ڈے سے قبل ہی ڈاکٹروں پر مشتمل ایک وفد جموں بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد ایک طبی وفد میر پور اور بھمبر بھجوایا گیا۔ علاوہ ازیں زبردستی اور بے جا مقدموں میں ملوث کئے جانے والے مظلومین کے حق میں قانونی چارہ جوئی کے لئے وکلاء کا بھی بندوبست کیا گیا جن میں اکثر خدمت کرنے والے برصغیر کے نامور وکیل جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جنہوں نے مظلومین کی بے لوث اور نتیجہ خیز خدمت کی۔ ان خدمات کا ذکر کرتے ہوئے "انقلاب" مورخہ 11 مارچ 1932ء رقمطراز ہے:۔

(الف) "آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مسلمانان کشمیر کے شہداء پسماندوں اور زخمیوں کی امداد اور ماخوذین بلا کی قانونی اعانت میں جس قابل تعریف سرگرمی، محنت اور ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ اس کو مسلمانان کشمیر کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اب تک اس کمیٹی کے بے شمار کارکن اندرون کشمیر مختلف خدمات میں مصروف ہیں اور ہزار ہا روپیہ مظلومین و ماخوذین کی امداد میں صرف کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں نے اب تک اس کمیٹی کی مالی امداد میں کافی سرگرمی کا اظہار نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کمیٹی ہزار ہا روپیہ کی مقروض ہے"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص 509)

(ب) اب 'انقلاب' (لاہور) مورخہ 20/ اپریل 1932ء میں شائع شدہ مولوی عتیق اللہ صاحب کشمیری کی یہ تحریر پڑھیئے:

" آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جس خلوص اور ہمدردی کے ساتھ مظلوم مسلمانان ریاست جموں و کشمیر کو مالی، جانی و قانونی امداد دی۔ اس کے لئے ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ زبان سپاس ہے۔ ہم لوگ اس کمیٹی کی بے لوث مالی امداد کے تازیست ممنون رہیں گے اس کمیٹی نے شہداء کے پسماندگان کا خیال رکھا۔ یتامیٰ اور ایامیٰ کی پرورش کی۔ محبوسین کے پسماندگان کو مالی امداد دی۔ ماخوذین کو قانونی امداد دی۔ کارکنوں کو گرانقدر مشورے دیئے۔ جنگلوں میں پہاڑوں میں جا کر مظلومین کی امداد کی۔ ماخوذین کی اپیلیں دائر کیں اور ان کے مقدمات کی پیروی کی۔ قابل ترین قانونی مشیر بہم پہنچائے۔ ہندوستان اور بیرون ہند میں ہماری مظلومیت ظاہر کرنے کی جان توڑ کوشش کی۔ ہماری آواز کو حکام بالا تک پہنچایا۔ ہماری تسلی اور تسکین کی خاطر اشتہارات اور ٹریکٹ شائع کئے۔ ہر وقت قابل اور موزوں والنٹیئر دیئے۔ دنیائے اسلام کو ہمارے حالات سے آگاہ کر کے ہمدردی پر آمادہ کیا۔ اخبارات کے ذریعہ سے ہماری مظلومیت کو ظاہر کیا"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص 512)

(ج) اپنے زمانہ کے مشہور ادیب اور صحافی مولانا سید حبیب صاحب مدیر سیاست اپنی کتاب 'تحریک پاکستان' حصہ اول صفحہ 42 پر لکھتے ہیں:

" مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے صرف دو جماعتیں پیدا ہوئیں۔ ایک کشمیر کمیٹی دوسری احرار۔ تیسری جماعت نہ کسی نے بنائی نہ بن سکی۔ احرار پر مجھے اعتبار نہ تھا۔ اور اب دنیا تسلیم کرتی ہے کہ کشمیر کے یتامیٰ۔ مظلومین اور بیواؤں کے نام سے روپیہ وصول کر کے احرار شیر مادر کی طرح ہضم کر گئے۔ ان میں سے ایک لیڈر بھی ایسا نہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اس جرم کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ کشمیر کمیٹی نے انہیں دعوت اتحاد عمل دی۔ مگر اس شرط پر کہ کثرت رائے سے کام ہو اور حساب باقاعدہ رکھا جائے۔ انہوں نے دونوں اصولوں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ لہذا میرے لئے سوائے ازیں چارہ نہ تھا کہ میں کشمیر کمیٹی کا ساتھ دیتا اور میں بہ بانگ دہل کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر کشمیر کمیٹی نے تندہی، محنت، ہمت، جانفشانی اور بڑے جوش سے کام کیا اور اپنا روپیہ بھی خرچ کیا اور اس کی وجہ سے میں ان کی عزت کرتا ہوں"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص 513)

مسلم کانفرنس کے قیام کی تحریک

کشمیر کمیٹی کی مسلسل کوششوں اور قربانیوں سے ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں کے حالات کچھ بہتر ہوئے اور حکومتی سطح پر مسلمانوں کے لئے کئی قسم کی مراعات کا اعلان کیا گیا تو صدر کشمیر کمیٹی حضرت مصلح موعود نے ریاستی مسلمانوں کو ایک قدم اور آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی:

"ایک ضروری بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کی کامیابی کو دیکھ کر ہندوؤں نے بھی ایجی ٹیشن شروع کیا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کو جو تھوڑے بہت حقوق ملے ہیں وہ بھی انہیں حاصل رہیں۔ اگر اس موقع پر مسلمانوں نے غفلت سے کام لیا تو ہندو یقیناً اپنا مدعا حاصل کر لیں گے۔ پس اس وقت ضرورت ہے کہ مسٹر عبداللہ کی عدم موجودگی میں ایک انجمن مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت میں بنائی جائے اور وہ انجمن اپنی رائے سے حکومت کو اطلاع دیتی رہے۔ ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن کے اصول پر اگر ایک انجمن تیار ہو تو یقیناً اس کے ذریعہ سے بہت سا کام کیا جا سکتا ہے"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص 596)

شیخ محمد عبداللہ کی طرف سے پیش رفت

صدر کشمیر کمیٹی حضرت مصلح موعود کے مدبرانہ اور عملی اقدامات اور مسلمانان کشمیر کی بہتری اور کامیابی کے لئے کی جانے والی مساعی سے کشمیری عمائدین خوب واقف بھی تھے اور عملی طور پر ساتھ بھی دے رہے تھے۔ اسی سلسلہ میں شیخ محمد عبداللہ نے مشورہ کرنے کی غرض سے لاہور میں حضرت مصلح موعود سے ملاقات کی اور واپس سری نگر پہنچ کر ایک خط حضور کی خدمت میں تحریر کیا جس کا عکس تاریخ احمدیت جلد ششم میں موجود ہے۔ شیخ صاحب نے تحریر کیا:

جناب حضرت میاں صاحب دام اقبالہ:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ - میں حضور کی نوازشات کا تہہ دل سے مشکور ہوں - آج میں لاہور سے ہوتے ہوئے جموں اور پھر کشمیر واپس جا رہا ہوں - جیسا کہ میں نے ظاہر کر دیا ہے کہ میں ستمبر کے پہلے ہفتے میں ایک پولیٹیکل کانفرنس کشمیر میں بلوا رہا ہوں - اس کے بعد شملہ جانے کا خیال ہے - جیسا کہ حضور کو بھی معلوم ہے اب حضور اگست کے دوسرے ہفتہ میں کشمیر چند دن کے لئے تشریف لے آویں تو کانفرنس کے کامیاب بنانے میں ہمیں بہت امداد مل سکتی ہے - بلکہ ضرورت بھی ہے کہ حضور ابھی سے مجھے شملہ جانے اور کانفرنس کے پروگرام کے متعلق تفصیلی ہدایات وتجاویز بھیج کر میری رہنمائی فرمادیں - مشکور ہوں گا - کانفرنس کی معین تاریخ کے متعلق میں حضور کو سری نگر سے مطلع کروں گا - مجھے امید ہے کہ حضور آج سے کانفرنس کے کامیاب بنانے میں سعی فرمائیں گے -

والسلام

آپ کا تابعدار عبداللہ

(متن خط از تاریخ احمدیت جلد ششم ص 597)

حضور اپنی بے پناہ مصروفیات کے باعث خود تو کشمیر تشریف نہ لے جاسکے - لیکن شیخ عبداللہ صاحب کی بھرپور مدد کے لئے یکے بعد دیگرے جماعت کے دو قابل فرزندوں کو کشمیر بھجوایا یعنی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور عبدالرحیم درد صاحب کو - ان دونوں بزرگوں نے اپنے حسن تدبیر وعمل سے وہاں سازگار فضا پیدا کر دی - اور کانفرنس کی زور و شور سے تیاریاں ہونے لگیں -

پہلا تاریخی اجلاس

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے آل کشمیر مسلم کانفرنس کا پہلا نہایت ہی کامیاب اجلاس 15 - اکتوبر تا 19 اکتوبر 1932ء یعنی پانچ روز تک جاری رہا - اس زبردست اجتماع میں شیخ محمد عبداللہ صاحب نے حضرت مصلح موعود کا ایک خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو 'الفضل' قادیان 25 اکتوبر 1932ء میں شائع ہوا - اس کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے:

"سب سے پہلے میں اپنی طرف سے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے آل کشمیر مسلمز کانفرنس کے مندوبین کو ان قربانیوں پر جو انہوں نے اور ان کے اہل وطن نے کی ہیں اور اس کامیابی پر جو انہوں نے آزادی کی تازہ جدوجہد میں حاصل کی ہے مبارکباد دیتا ہوں - مجھے اس بات کا فخر ہے کہ بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مجھے ان کے ملک کی خدمت کرنے کی خوشی حاصل ہوئی ہے جو ایک صدی سے زیادہ عرصہ تک خستہ حالت میں رہا ہے - برادران! میں آپ کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ کانفرنس کی کارروائی میں سچی حب الوطنی کے جذبہ کے ماتحت جرأت' میانہ روی' رواداری' تشکر' دانائی اور تدبیر کے ذریعہ آپ ایسے نتائج پر پہنچیں گے جو آپ کے ملک کی ترقی میں بہت ممد ہوں گے اور اسلام کی شان کو دوبالا کرنے والے ہوں گے"-

(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 599' 600)

اسی پہلے اجلاس میں کانفرنس کا مفصل آئین اور دستور بھی مرتب کیا گیا - اغراض ومقاصد میں نمایاں بات مسلمانان ریاست کے حقوق اور سیاسی تحفظ کی تھی - آل کشمیر مسلم کانفرنس کا صدر شیخ محمد عبداللہ اور جنرل سیکرٹری چوہدری غلام عباس کو چنا گیا - یہ دونوں ریاست کشمیر کے مشہور لیڈر تھے -

راشد متین احمد صاحب

روحانی آب حیات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا .... لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا"- (ازالہ اوہام ص 2)

آپ کے اس علمی خزانہ سے ہر قوم وملک کے لکھوکھا تشنہ کام سیراب ہو رہے ہیں اور اس سے ایسی روحانی لذت وسرور اٹھا رہے ہیں کہ جس کا مزہ کبھی نہ ختم ہونے والا ہے -

آپ کا عربی' فارسی' اردو زبان میں نظم ونثر کی صورت میں چھوڑا ہوا لٹریچر ایک قیمتی خزانہ ہے اور اسی خزانہ سے متعلق آپ نے کہا تھا کہ

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اللہ کرے کہ ہم ان خزائن کے امیدوار بنیں اور اپنے گھروں کو اور اپنے سینوں کو ان خزائن سے بھر لیں - آمین - آپ نے بارہا اپنی کتب کی اہمیت وبرکات اور مخلوق کے عظیم مفاد کے پیش نظر احباب کو اپنی کتب کے مطالعہ کی نصیحت فرمائی ہے کہ

"ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر عمل کرتے رہا کرو"

(ملفوظات جلد 4 ص 187)

ارشاد فرمایا:-

سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص 5)

آپ نے فرمایا:-

یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں - میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خوارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں - (سر الخلافہ ص 4)

اسی طرح تریاق القلوب میں بیان فرماتے ہیں

"میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی معارف چمک رہے ہیں اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی .... ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کو دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے" - (ص 139)

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت وبرکات بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ

جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے ملائکۃ اللہ نازل ہوتے ہیں چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے - یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات و معارف کھلتے ہیں .... حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے - اور ان کے ذریعہ سے نئے علوم کھلتے ہیں -

(ملائکۃ اللہ ص 194)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اپنی روح سے ممسوح کر کے ان علوم سے سرفراز فرمایا تھا جو اس زمانہ کے لئے ضروری ہیں - (دیباچہ تفسیر القرآن ص 327)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث آپ کی کتب کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ:-

حضرت مسیح موعود کی کتب دراصل (دینی) علوم کا ایک بحر زخار اور ایک قیمتی خزانہ ہیں ان علوم سے بہرہ ور ہونے اور اس دولت بے بہا سے خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی مالا مال کرنے میں کسی دم بھی غافل نہیں رہنا چاہئے تا کہ ہم شیطان ملعون کے ہر قسم کے وساوس سے محفوظ رہ کر خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے وارث بنتے چلے جائیں" -

(الفضل 12 اکتوبر 1969ء ص 8)

حضرت مسیح موعود اس تحریری سلسلہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر' بہتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق وباطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے - ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے اور جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت بھی کی گئی ہے اور دوست اور دشمنوں نے ان کو پڑھا بھی ہے .... معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے تو اب ہم اپنے کام کو ختم کر چکے ہیں - کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو" -

(ملفوظات جلد دہم ص 229)

اور پھر آپ مزید تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں - بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دل سوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں - ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو" -

(ملفوظات جلد 1 ص 90)

ان تمام اقتباسات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ جن خزائن کا ذکر حدیث میں ہے وہ یہی ہیں اور اگر اب بھی ہم ان خزائن سے اپنے گھر بھرنے کو تیار نہیں ہوتے تو بڑے ہی **محروم ہوں گے**

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں

"کتنا ہی بدبخت ہے وہ بچہ جس کا باپ اس کو اس روحانی ورثہ سے محروم کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں دوبارہ لا کر ہمیں دیا ہے اور کتنا ہی بدبخت ہے وہ باپ جسے یہ تو خیال ہے کہ اس کی مادی دولت اور جائیداد تو اس کی اولاد میں بطور ورثہ کے جائے لیکن اسے یہ خیال نہیں کہ یہ روحانی ورثہ اور (دین) کا یہ کھویا ہوا مال جو ہمیں حضرت مسیح موعود کے طفیل اس زمانہ میں دوبارہ ملا ہے اس کی اولاد میں نہ جائے" -

اللہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا بچہ نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا باپ ہو - اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں کو دور فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود کی اس دعا کا مصداق بننے کی توفیق عطا فرمائے کہ:-

"خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کر دیں" -

(شہادت القرآن بار اول ص 3)

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کے دل کا زہر دور ہو اور ہم مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت' برکت اور افادیت کو صحیح رنگ میں سمجھنے والے ہوں اور یہ بیج اپنی اولادوں میں منتقل کرتے چلے جائیں تا کہ جوت سے جوت جلتی رہے - آمین

مشقت برداشت کرنے کی عادت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:-

"دیانت' محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت بھی ہمارے نوجوانوں میں ہونی چاہئے - ہمارے ملک میں مشقت برداشت کرنے کی عادت بہت کم ہے - جہاں کوئی ایسا کام پیش آیا جس میں محنت اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے تو فوراً دل چھوڑ دیتے ہیں - حالانکہ ہمیں سب سے زیادہ محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت کی ضرورت ہے" -

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 364)

ہم کیسے بولتے ہیں

انسان کا بولنا دراصل شعوری صلاحیت کے تحت ہے۔ تمام جانوروں میں آواز پیدا کرنا مشترک ہے لیکن شعوری صلاحیت کا نتیجہ نہیں

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ہمارے جسم کا ایک ایک عضو خدا تعالیٰ کی صناعی کا ایسا کامل نمونہ ہے کہ اس کی تفصیل پر غور کرنے سے انسان عش عش کر اٹھتا ہے اور بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ پاک ہے وہ ذات جو بہترین تخلیق کرنے والی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں آنکھیں دیں تو انہیں استعمال کرنے کا اعلیٰ سلیقہ بھی عطا فرمایا۔ ایک تو آنکھ کی اندرونی بناوٹ ہے کہ کس طرح روشنی پتلی میں سے گزر کر ایک خاص فاصلہ پر موجود پردے پر پڑتی ہے تو نظر بالکل ٹھیک کام کرتی ہے اگر Cornea میں کوئی خرابی ہو جانے سے روشنی عین ٹھیک فاصلہ پر مرکوز نہ ہو سکے تو قریب نظری یا دور نظری کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اور پھر کس طرح ہمارا انتہائی حساس اعصابی نظام اس کو دماغ تک پہنچاتا اور دماغ اسے معانی کا جامہ پہناتا ہے۔ یہ تو آنکھ کی بناوٹ کا ایک اندرونی نظام ہے لیکن اس کے علاوہ اس نظام کو استعمال کرنے کی شعوری صلاحیت بھی بہت ضروری ہے۔ جس طرح ایک جہاز یا خود کار بندوق اپنی ذات میں بہت باکمال اشیاء ہیں لیکن ان کو استعمال کرنے کی صلاحیت کی اپنی جگہ پر ایک خاص اہمیت ہے۔ تو اس مضمون میں ہمارا موضوع وہ شعوری صلاحیت ہے جس کی وجہ سے ہم اپنے نہایت پیچیدہ طور پر تخلیق کئے گئے اعضاء کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر لیتے ہیں۔ جس طرح EEL مچھلی کے اندر بجلی پیدا کرنے کا نظام تو موجود ہے لیکن اس بجلی کو عام حالات میں 170 جگہوں پر ہلکے وولٹ کی شکل میں تقسیم کر کے رکھنا تاکہ خود اس کے جسم کو بھاری وولٹیج کا نقصان نہ پہنچے لیکن بوقت ضرورت تمام بجلی کو یکجا کر کے 500 وولٹ کا جھٹکا مارنا یا بجلی کی لہروں سے اس کے اردگرد پانی میں جو الیکٹرک فیلڈ بنتی ہے اس کو اپنا راستہ متعین کرنے اور شکار کو تلاش کرنے کے لئے استعمال کرنا یہ ایک شعوری صلاحیت ہے جس کے تحت وہ مچھلی اپنی جسمانی بجلی کو استعمال کرتی ہے۔ اسی طرح ہم آنکھ کو محض دیکھنے کے لئے استعمال نہیں کرتے بلکہ شعوری طور پر اسے کئی مختلف مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً جب ہم تیز روشنی میں جاتے ہیں تو ہمارے آنکھ کے اعصاب کھینچ کر ہماری پتلی کو سکیڑ دیتے اور اس کے روشنی اندر جانے والے سوراخ کو تنگ کر دیتے ہیں اور جب ہم اندھیرے میں جاتے ہیں تو یہ پتلی پھیل کر اس کا سوراخ بڑا ہو جاتا ہے تاکہ روشنی زیادہ اندر جا سکے۔ بالکل ایسے ہی جس طرح ہم کیمرہ کے لینز کے Aperture یعنی سوراخ کو روشنی کے تیز یا مدھم ہونے کی مناسبت سے چھوٹا یا بڑا کرتے ہیں کیونکہ روشنی کی ایک خاص مقدار کا صحیح تصویر بننے سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے رات کی تاریکی میں شکار کرنے والے جانوروں الو وغیرہ کی آنکھیں بہت بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ پھر کسی خاص جگہ یا چیز پر آنکھیں مرکوز کرنے کی صلاحیت بھی شعوری چیز ہے۔ جب ہم کسی چیز کا تفصیلی معائنہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم شعوری طور پر اپنی آنکھوں کو مرکوز کرتے ہیں اور ساتھ ہی ہمارا دماغ ہماری آنکھ کی طرف سے زیادہ تفصیل کے ساتھ باریک باتوں کے پیغامات وصول کرنے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے یا بالکل ایسے ہی جس طرح جب ہم کسی خاص بات کو بغور سننا اور سمجھنا چاہیں تو اپنے کانوں کو اس کی سماعت کے لئے خاص طور پر مرکوز کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہمارا دماغ ہمارے کانوں کی اس باریک سماعت کو وصول کر کے سمجھنے کے لئے زیادہ مستعد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہم اپنی آنکھوں میں شعوری طور پر ایسی کیفیت پیدا کر سکتے ہیں کہ بغیر منہ سے کچھ کہے ہم ان جذبات یا احساسات کو دوسرے تک پہنچا سکیں جو ہم پہنچانا چاہتے ہیں عرف عام میں اسے آنکھوں سے باتیں کرنا کہا جاتا ہے۔ دو دوست کسی تیسرے آدمی کی موجودگی میں اسے پتہ چلے بغیر ایک دوسرے کو آنکھ کے ہلکے سے اشارے یا نظر کی خاص کیفیت سے کوئی پیغام دے سکتے ہیں۔ ایسے ہی ہمارا غصہ، ہمارا پیار، ہماری لاپرواہی کی کیفیت، کلاس روم میں کسی طالب علم کا اپنے استاد کی باتوں کو بغور سننا یا آنکھیں ملی ہوئی ہونے کے باوجود کہیں اور کھوئے ہونا جسے ہم Blank Eyes کہتے ہیں۔

ان سب کیفیات کو آنکھیں نہایت عمدگی سے ادا کر سکتی ہیں اور یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کو خاص انداز سے استعمال کرنے کی شعوری کوشش ہے۔ برخلاف اس کے ہمارا سانس لینا۔ دل کا دھڑکنا خون کی گردش وغیرہ سب خودکار نظام کے تحت ہوتا ہے ان کا ہماری شعوری کوشش سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح ہماری آنکھوں کا دو کی تعداد میں ہونا ہمیں فاصلہ کے تعین میں مدد دیتا ہے۔

گلا آواز کیسے پیدا کرتا ہے

ہمارا بولنا اور باتیں کرنا مکمل طور پر ہماری شعوری صلاحیت کی کارکردگی ہے۔ ہماری سانس کی نالی کے اوپر کا حصہ جو حلق میں کھلتا ہے اس کے کناروں پر V شکل کے دو تار جو دراصل لچکدار ریشوں سے بنی ہوئی بافتیں ہیں لگے ہوئے ہیں جن کو حلق کے اعصاب کنٹرول کرتے ہیں۔ عام حالت میں یہ چوڑی V کی شکل کی صورت میں ڈھیلے ڈھالے ہوتے ہیں اور سانس کی نالی کا منہ پورا کھلا رہتا ہے جس سے ہم سانس لیتے ہیں۔ جب ہم گلے سے آواز پیدا کرنا چاہتے ہیں تو حلق کے اعصاب ان تاروں کو کھینچ کر کس دیتے ہیں اور سانس کی نالی کا منہ تنگ V کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھیپھڑوں سے آنے والی ہوا کے پریشر سے یہ تار مرتعش ہوتے ہیں تو ان میں سے آواز پیدا ہوتی ہے بالکل کسی ساز کے تاروں کو چھیڑنے کی کیفیت کی طرح جتنے زیادہ یہ تار کسے جائیں گے اتنی ہی اونچی آواز پیدا ہوگی۔ مردانہ اور زنانہ آوازوں میں فرق ان تاروں کی لمبائی پر منحصر ہے۔ مردوں میں یہ تار زیادہ لمبے ہوتے ہیں اس لئے ان کی آواز بھاری ہوتی ہے جب کہ عورتوں کے تار چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان کی آواز باریک ہوتی ہے۔ بچپن میں لڑکے لڑکیوں کے تار برابر سائز کے ہوتے ہیں اور بڑے ہونے کے بعد لڑکوں کے تار لمبائی میں زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔

گلے سے اس طرح آواز پیدا کرنے کی صلاحیت تمام جانوروں میں مشترک ہے اور ہر جانور اپنے مخصوص طریقہ سے آواز نکالتا ہے لیکن جانوروں کی مختلف آوازیں ان کی شعوری صلاحیت کا نتیجہ نہیں ہے۔ ہر جانور موہبی طور پر جو خالق کل نے اس کی فطرت میں ودیعت کر دیا ہے اس کے مطابق اپنی آواز پیدا کرتا ہے۔ بعض جانور دوسرے جانوروں سے نسبتاً آگے ہیں اور وہ اپنے مختلف جذبات کا محدود طور پر مختلف آوازوں سے اظہار کر سکتے ہیں۔ یہ ان کی شعوری صلاحیت کا نتیجہ ہے مثلاً کتا جب مار کھا کر چیختا ہے تو اس کی آواز اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے کہ جب وہ غصے میں آ کر غرا رہا ہو یا کسی اجنبی یا دوسرے کتے کو دیکھ کر بھونک رہا ہو۔ انسان میں آوازوں کو موقع کی مناسبت سے مختلف بنانے کی صلاحیت بے حد و حساب ہے۔ روتے، ہنستے، کھانستے، گاتے اور غصہ یا پیار کا اظہار کرتے وقت اس کی آواز مختلف روپ دھار لیتی ہے۔ اور اس سے کہیں بڑھ کر انسان میں یہ بھی صلاحیت ہے کہ وہ اپنے مختلف اعضاء کو کمال خوبی سے باہم مربوط کر کے کوئی کام سر انجام دے۔

اعضاء کا کنٹرول روم

تمام افعال جو ہم اپنے مختلف اعضاء کو استعمال کرتے ہوئے سرانجام دیتے ہیں ان کا مرکزی کنٹرول دماغ میں ہے۔ اس اعتبار سے اگر موازنہ کیا جائے تو انسان کو دوسرے تمام حیوانات پر بے حد و حساب فوقیت حاصل ہے۔ ایک صحت مند بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا دماغ ایک پونڈ وزنی ہوتا ہے جو دوسرے تمام جانوروں کے دماغی حجم کی نسبت سے بہت بڑا ہے۔ اور اس پر لطف یہ کہ صرف چھ سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے انسانی دماغ اپنی کامل بلوغت یعنی تین پونڈ کے حجم کو حاصل کر لیتی ہے اور اس کے بعد مزید نہیں بڑھتا۔ یہی وجہ ہے کہ 6 سال کی عمر کے لگ بھگ کے زمانے میں بچہ کی سیکھنے کی صلاحیت باقی تمام عمر سے زیادہ ہوتی ہے۔ زبان سیکھنا، تعلیم و تربیت، ماحول میں خود کو ڈھالنے کی صلاحیت وغیرہ چھ سال کی عمر میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ جس صحیح تلفظ کے ساتھ بچے انگریزی یا کسی بھی پرائی زبان کو سیکھتے اور بولتے ہیں وہ بڑوں کے بس کی بات نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس عمر میں پیش آنے والے واقعات اور یاد کی ہوئی چیزیں ساری عمر یاد رہتے ہیں۔ اب دماغ میں ہمارے جسم کے تمام اعضاء اور افعال کے الگ الگ خانے موجود ہیں جو انہیں کنٹرول کرتے ہیں۔ ہمارے دماغ کے Motor Cortext کے خانے ہمارے اعصاب اور پٹھوں کی تمام شعوری حرکات کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں اور پاؤں کی حرکات، ہمارا آنکھ جھپکنا، ہمارا بولنا، دیکھنا، سننا، سونگھنا، ہنسنا، گانا، رونا سب افعال ہمارے دماغ کے الگ الگ خانوں کے کنٹرول سے سرزد ہوتے ہیں۔ جب ہم کوئی کھیل کھیلتے یا کام سرانجام دیتے ہیں تو دماغ کے کئی خانے مل کر باہمی ربط کے ساتھ وہ کام کرتے ہیں یعنی دماغ بیک وقت سوچ کر فیصلہ کرتا ہے۔ اور بجلی کی سی تیزی کے ساتھ مختلف اعضا کو حکم دیتا ہے کہ تم یوں کرو اور تم یوں کرو اور پھر یہ دماغ

کا مختلف حصوں کو حکم دینے کا عمل دماغ کے مختلف حصے باہمی ربط کے ساتھ الگ الگ طور پر سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ فٹ بال کے میدان میں گول کیپر کے دماغ کے مختلف حصے فٹ بال کے آنے کی رفتار اور زاویہ کو دیکھ کر اندرونی طور پر فیصلہ کرتے ہیں کہ گول کیپر کو گول کے دائیں یا بائیں طرف جانا چاہئے یا آگے لپک کر بال کو پکڑ لینا چاہئے یا اسے زور سے کک لگانی چاہئے وغیرہ وغیرہ ہمارے ہر فعل کے دوران دماغ کا فیصلہ کرنا اور اس کے مختلف خانوں کا اپنے اپنے ماتحت حصہ کو کسی مخصوص فعل کا حکم دینا جو دوسرے خانوں کے حصوں کے افعال سے مطابقت رکھتا ہو اور یہ سارا عمل سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں تکمیل پذیر ہو کر اگلے فعل کے لئے تیار ہونا ایسا لامتناہی سلسلہ کسی بڑے سے بڑے سپر کمپیوٹر کی پہنچ سے بھی بالا ہے۔ ہمارے چلنے یا دوڑنے کے دوران ہمارے بازوؤں اور ٹانگوں کی حرکات کا باہمی ربط۔ ہمارا سانس لینے کا عمل، سامنے کی رکاوٹوں کا خیال رکھنا۔ مناسب سمت میں مڑنا۔ کسی رکاوٹ کی صورت میں اسے عبور کرنے کے لئے قدم لمبا کرنا یا چھلانگ لگانا۔ یہ سب چیزیں آٹومیٹک اور مربوط طریقہ سے ہوتی چلی جاتی ہیں اور ٹانگوں اور بازوؤں اور سانس کو کنٹرول کرنے والے حصوں کے ساتھ ساتھ دماغ کا سوچنے اور فیصلہ کرنے والا حصہ باہمی ربط کے ساتھ یہ سب کام سرانجام دیتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دماغ اور جسمانی اعضا کے درمیان میں احساسات پہنچانے والے دو بڑے عصب جو آگے پہنچ کر ان گنت چھوٹے اعصاب میں تبدیل ہو جاتے ہیں جب دماغ سے نیچے ریڑھ کی ہڈی تک پہنچتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو کراس کرتے ہیں یعنی دائیں طرف کا عصب بائیں حصہ جسم کی طرف اور بائیں طرف سے آنیوالا عصب دائیں حصہ جسم کی طرف چلا جاتا ہے۔ تو اس طرح سے دماغ کا دایاں حصہ جسم کے بایاں حصہ کو اور بائیں حصہ دائیں حصہ کو کنٹرول کرتا ہے۔

اسی طرح ہماری دونوں ٹانگوں، دونوں بازوؤں، دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کو دماغ کے مختلف حصے حکم دے رہے ہوتے ہیں اور اس کے باوجود وہ کتنے باہمی ربط۔ کس ہم آہنگی کے ساتھ باہم مل کر اور یک جان ہو کر کام کرتے ہیں! اللہ تعالیٰ کی بزرگی کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ کیا اس سے بہتر تخلیق کی کوئی شکل ہمارے خواب وخیال میں آسکتی ہے؟ کیا ایسا احسن الخالقین کوئی اور متصور ہو سکتا ہے؟ حیرت آتی ہے ان لوگوں پر اور رونا آتا ہے ان کی عقل پر جو یہ کہتے ہیں کہ اس قدر پیچ در پیچ اور مربوط اور کامل واکمل نظام کائنات کو بنانے والا کوئی نہیں ہے اور یہ سب کچھ آپ ہی آپ پیدا ہو گیا ہے اور ہر تخلیق کے ایسے باریک اجزاء اتنے احسن طریقہ سے ایک دوسرے کا ہاتھ بناتے ہوئے خود بخود قائم ودائم ہیں۔ حالانکہ اس تمام کائنات کی کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جو بغیر دوسری چیزوں کے سہارے کے خود بخود قائم ودائم رہ سکے۔ ہر قسم کی زندگی۔ تمام حیوانات ونباتات، تمام ستارے اور سیارے، آگ، پانی، ہوا اور دیگر تمام مظاہر قدرت باہم ایک دوسرے کے سہارے، زندہ وقائم ہیں۔ اگر بفرض محال یہ خود بخود پیدا ہو بھی گئے تو ان کو باہم مربوط رکھنے والی کونسی ہستی ہے؟ ایسے بے شمار سوالات کا خدا کے منکر فلسفیوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور اس طرح کائنات کی ہر شے اپنے خالق حقیقی کی طرف اشارہ کرتی نظر آتی ہے۔ دماغ کے مختلف حصوں کا مختلف اعضاء کو کنٹرول کرنے کا عمل ہماری ذہنی سوچ بچار یا اندازوں اور قیاسوں کی پیداوار نہیں ہے بلکہ یہ ٹھوس عملی تجربات کا خلاصہ ہے۔ دماغ چونکہ براہ راست تکلیف کو محسوس نہیں کرتا بلکہ صرف دوسرے حصہ جسم میں پیدا شدہ تکلیف کے احساس کو جو اعصاب کے ذریعہ اس تک پہنچتا ہے محسوس کر سکتا ہے اس لئے دماغ کے اپریشن کے دوران مریضوں کو بے ہوش نہیں کیا جاتا اور جب ان کے دماغ کے مختلف حصوں کو چھوا جاتا ہے تو وہ اپنے محسوسات کو بیان کرتے ہیں۔ مزید برآں دماغ کی رسولی اگر دائیں طرف ہو تو جسم کا بایاں حصہ مفلوج ہوتا ہے اگر رسولی بائیں طرف ہو تو دایاں حصہ مفلوج ہوتا ہے اور جس حصہ پر اس کا دباؤ زیادہ ہو اسی حصہ سے تعلق رکھنے والے جسمانی اعضاء زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

آواز کا لفظوں کا روپ دھارنا

پھیپھڑوں سے ہوا دباؤ کے ذریعہ خارج کر کے جس طرح سیٹی بجاتے یا کھانستے ہیں یا قہقہہ لگاتے اور چیخ مارتے ہیں اسی طرح باتیں کرتے وقت اور گاتے وقت پھیپھڑوں کی ہوا کو Voice Box میں لگے ہوئے ان دو تاروں کی V کو مرتعش کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اب یہ آواز گلے میں سے بس لمبی سی آ آ کی صورت میں نکلنی چاہئے جس طرح حلق کو صاف کرنے کے لئے غرارے کئے جاتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ ناک میں کھجلی ہو تو اسے چھینک کے ذریعہ ہوا کی زوردار رگڑ سے اور گلے کی کھجلی کو کھانسنے کے ذریعے سے دور کیا جاتا ہے جو ہماری شعوری حرکات ہیں۔ اسی طرح حلق کے تاروں کی V میں سے پیدا ہونیوالی لمبی آواز تو ہم اپنے ہونٹوں، زبان، تالو، دانتوں اور ناک کی مدد سے مختلف زاویے دے کر اس سے الفاظ پیدا کرتے ہیں۔ اب مختلف علاقوں کے انسانوں نے مختلف اشیاء اور احساسات کے اظہار کے لئے تحریری طور پر اور زبانی طور پر مختلف نشانات بنا رکھے ہیں کہ مثلاً جب چاند کا لفظ لکھا یا بولا جائے گا تو اس سے یہ مراد ہو گا اور پھول کے لفظ سے یہ مراد ہو گا وغیرہ وغیرہ۔ تو ہم اپنے منہ کے مختلف اعضاء کی حرکات سے آواز میں بل پیدا کر کے اس کو الفاظ کا روپ دیتے ہیں۔ جس طرح گراموفون کے ریکارڈ یا میگنیٹک ٹیپ کے اوپر کی سطح پر ریکارڈ کی ہوئی آواز کی ہلکی سی لکیر یا ڈیزائن کی ٹیڑھی ترچھی ترتیب کے اوپر سوئی کی نوک یا ریکارڈ کا ہیڈ چلانے سے وہی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جو اس میں ریکارڈ کی گئی تھی اسی طرح ہم اپنی آواز کو مختلف زاویوں کے بل دے کر اسی لفظ کی آواز پیدا کر لیتے ہیں جو ہم نے مختلف مواقع پر سن کر اپنے تحت الشعور میں محفوظ کی ہوتی ہے اور جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ اس لفظ کا یہ مطلب ہے۔

حادثاتی ایجادات

محمد زکریا ورک صاحب

ڈائینامائیٹ کی ایجاد

ایک اطالین کیمسٹ نے نائیٹروگلیسرین کی دریافت محض اتفاقی طور پر کی۔ اطالین Ascanio Sobrero 1847ء میں گلیسرال کے ساتھ مختلف تجربات کر رہا تھا بعض کہتے ہیں کہ وہ سردرد کا علاج دریافت کرنے میں سرگرداں تھا تجربہ کے دوران گلیسرین قطرہ قطرہ کر کے نائیٹرک ایسڈ کے مکسچر میں گرتی رہی جو اس نے ایک نہایت ٹھنڈے حصہ میں رکھا ہوا تھا یوں "نائیٹروگلیسرین" نے جنم لیا۔

"سوب ریرو" نے جب اس مکسچر کے ایک قطرہ کو گلاس ٹیوب میں گرم کیا تو زبردست طریق سے پھٹ گئی۔ گلاس کے ٹکڑوں سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ لیبارٹری کے اندر دوسرے افراد بھی زخمی ہو گئے سوب ریرو کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ ایسی خطرناک چیز دریافت کرلے گا جس سے مال وجان کا اسقدر نقصان ہو سکتا ہے۔ اس دریافت کے برے اثرات کو سمجھتے ہوئے اس نے اس کو چھپانے کی کوشش کی اور دوسرے افراد کو کہا کہ وہ اس واقعہ کو فراموش کر دیں۔

اس کے بیس سال بعد الفریڈ نوبیل Nobel نے نائیٹروگلیسرین سے ڈائنامائیٹ تیار کیا۔ یہ بہت ہی explosive تھی نوبل نے اس کے لئے بلاسٹنگ کیپ ایجاد کی مگر اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسپورٹ کرنا بہت مشکل تھا چنانچہ اس کی بوتلوں (Flasks) کے اردگرد اس نے ایک انسولیشن لگادی جسے جرمنی میں Kieselguhr کہا جاتا ہے جو آتش فشاں مادہ ہے ایک روز ایک فلاسک ٹوٹ گیا مگر اس کی وجہ سے کوئی دھماکہ نہ ہوا۔ ہوا یہ کہ Kieselguhr میں نائیٹروگلیسرین جذب ہو گئی تھی مگر اس کی کوئی Explosive Properties ضائع نہ ہوئی تھیں بلکہ ان دونوں کو ملانے سے نائیٹروگلیسرین کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور Mold کرنا بھی آسان ہو گیا۔

نوبل نے اب 75 فی صد نائیٹروگلیسرین اور 25 فیصدی مٹی کو ملا کر نئے مادہ کی Sticks بنالیں جسے اس نے ڈائینامائیٹ کا نام دیا یونانی زبان میں ڈائینامس کے معنی پاور کے ہیں نوبیل (1833ء۔1896ء) نے اس ایجاد سے بے انتہا دولت کمائی۔ اپنے پیچھے اس نے نو ملین ڈالر چھوڑے۔ زندگی کے آخری ایام میں اس کو 'ہارٹ ٹربل' ہوئی اور مزے کی بات یہ کہ اسے نائیٹروگلیسرین دی گئی جو خون کی شریانوں کو Dilate کر دیتی ہے وفات سے قبل وہ اپنی وصیت میں ایک انعام مقرر کر گیا جسے "نوبیل پرائز" کہا جاتا ہے جو ہر سال مختلف مضامین (لٹریچر، میڈیسن فزکس فزیالوجی امن اور اکنامکس) میں دنیا کے چند ایک چوٹی کے سائنسدانوں کو دیا جاتا ہے

اسپیرین کیسے دریافت ہوئی

دنیا میں ہزاروں سال سے لوگ بید کے درخت Willo tree کی چھال کھانے سے درد کا علاج کرتے آئے ہیں 1800ء میں سائنس دانوں نے یہ بات دیافت کر لی کہ اس درخت کی چھال میں کیا کیمیائی اجزاء ہیں جن کی بناء پر درد رفع ہو جاتا ہے اور بخار بھی کم ہو جاتا ہے اس کیمیکل کا نام انہوں نے Salicylic acid رکھا اس کا اثر اگرچہ معدہ پر برا ہوتا تھا مگر اس کا استعمال جلد ہی عام ہو گیا۔

1853ء میں ایک فرنچ کیمسٹ Charles Gerhardt نے اس تیزاب کو ایک اور چیز میں ملا کر ایک دوا تیار کی مگر وہ زیادہ کامیاب نہ ہوئی 1894ء میں جرمن کیمسٹ Hoffman اپنے بیمار باپ کے لئے علاج تلاش کر رہا تھا جو arthiritis کا مریض تھا اس نے پرانے تجربات کو دوبارہ کیا اور نئی دوا acetlysalicylic acid دریافت کر لی جس کو اب ہم اسپرین کہتے ہیں اسپرین کی وجہ تسمیہ درج ذیل ہے۔

a= acetlylation
spir= from spiraea plant
in= fashionabl ending for medicine name

دونوں سائنسدانوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ جو کمپاؤنڈ انہوں نے تیار کیا ہے وہ کس قدر مفید ثابت ہوگا۔ آج امریکہ میں لوگ ہر سال تیس بلین اسپرین کی گولیاں کھاتے ہیں اور یہ امریکہ میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دوا ہے۔ یہ ہارٹ اٹیک اور فالج سے محفوظ رہنے کا موثر علاج ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم عدنان احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر لکھتے ہیں۔ خاکسار کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 30 دسمبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام "ملاحت عدنان" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم خواجہ ضیاء الدین بٹ صاحب آف سمبڑیال کی پوتی اور مکرم رشید احمد صاحب آف دارالعلوم غربی حلقہ صادق کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرمہ عائشہ حبیبہ صاحبہ بنت مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم کاشف منیر صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور بعوض مبلغ اٹھارہ ہزار آسٹریلین ڈالرز مورخہ 25 جنوری 2002ء بروز جمعۃ المبارک "بیت النور" ماڈل ٹاؤن میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھا۔ مکرمہ عائشہ حبیبہ صاحبہ مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب ایم۔اے ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی پوتی ہیں۔ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی خانصاحب مرحوم سابق امام بیت الفضل لندن کی پڑپوتی اور حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم آف دارالصدر ربوہ کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ محترمہ فاخرہ ناظم صاحبہ بنت مکرم ناظم الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح مورخہ 30 نومبر 2001ء بروز جمعۃ المبارک ہمراہ مکرم محمد ذیشان صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب آف شرقپور ضلع شیخوپورہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر بیت التوحید علامہ اقبال ٹاؤن میں مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مورخہ 23 دسمبر 2001ء کو عزیزہ فاخرہ ناظم صاحبہ کی رخصتی عمل میں آئی۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور نے دعا کروائی۔ محترمہ فاخرہ ناظم صاحبہ مکرم فضل دین صاحب کی پوتی اور مکرم محمد علی صاحب کی نواسی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

مکرم محمد احمد فہیم صاحب مربی سلسلہ وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد افضل سلیم صاحب ابن مکرم صوبیدار محمد اشرف خان صاحب ساکن جرمنی دل کی تکلیف اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں اس وقت انصار اللہ کی نیشنل عاملہ کے ممبر ہیں۔ ان کی جلد صحت یابی اور جملہ پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر لاہور لکھتے ہیں کہ میرے بھائی عزیزم ملک مبشر احمد صاحب کے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد شفیع سلیم صاحب کھاریاں لکھتے ہیں۔ مکرم خالد رشید صاحب آف جلنگھم انگلستان شدید بیمار ہیں ان کا آپریشن ہونے والا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ثاقب کامران دارالعلوم غربی لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم چوہدری عبدالقدوس ثانی کو 21 جنوری 2002ء کو کوٹ احمدیاں ضلع بدین میں ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ وہ حیدر آباد کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 109 روڈہ۔ ضلع فیصل آباد کافی عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز ان کی والدہ محترمہ رعشہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمائش میں شرکت

محترمہ نسیمہ قدسیہ صاحبہ کراچی تحریر کرتی ہیں خاکسارہ کے دو واقفین نو بچوں نے اپنے سکول پاکستان ائیر فورس فیصل بیس کراچی میں نومبر 2001ء کو منعقد ہونے والی سائنسی نمائش میں حصہ لیا۔ اس نمائش میں عزیزم محمد فاتح (کلاس ہشتم) اور عزیزہ غزالہ شبنم نے مختلف ماڈلز بنا کر پیش کئے۔ سکول کے پرنسپل۔ ٹیچرز اور بچوں نے بڑی دلچسپی سے یہ ماڈلز دیکھے اور ان کی تعریف کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو دینی اور دنیوی میدان میں مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین (وکالت وقف نو)

سانحہ ارتحال

مکرم فاتح الدین احمد بسرا صاحب باب الابواب ربوہ لکھتے ہیں میرے والد محترم چوہدری احسان الرحمٰن بسرا صاحب واقف زندگی پنشنر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ مورخہ 30 جنوری بروز بدھ فضل عمر ہسپتال میں بعمر 61 سال وفات پا گئے۔ آپ محترم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم کے بیٹے، حضرت حافظ عبدالعلی صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کے نواسے اور محترم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب (نگران توسیع جامعہ احمدیہ) ومحترم چوہدری مطیع الرحمٰن صاحب نائب ناظر امور عامہ کے چھوٹے بھائی تھے آپ فرقان فورس میں بھی رہے۔ سوگواروں میں بیوہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مورخہ 30 جنوری بروز بدھ ان کا جنازہ بیت المبارک ربوہ میں ادا کیا گیا جس میں کثیر احباب شامل ہوئے جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر دعا محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم مرزا عبداللطیف صاحب سبزہ زار لاہور لکھتے ہیں مکرم مرزا لطیف احمد صاحب ولد مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگر وال مورخہ 25 جنوری 2002ء بروز جمعہ نشتر ہسپتال ملتان میں بعارضہ دمہ وفات پا گئے ان کی عمر 65 سال تھی۔ ان کی تدفین اگلے روز ملتان میں ہوئی۔ آپ مکرم مرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ لاہور کے بھتیجے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مرزا محمود احمد صاحب۔ مرزا مسعود احمد صاحب۔ مرزا فاروق احمد صاحب اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ اپنے والد کی طرح نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مدثر احمد ذکی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے نانا جان محترم بشیر احمد بھٹی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 12 دسمبر 2001 کو وفات پا گئے آپ کی عمر 80 سال تھی۔ 13 دسمبر کو بعد نماز عصر بیت المہدی میں ان کی نماز جنازہ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم ماسٹر حفیظ احمد صاحب فیکٹری ایریا نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے محترم ناصر احمد بھٹی صاحب، محترم مظفر احمد بھٹی صاحب اور ایک بیٹی محترمہ ناصرہ منیر صاحبہ چھوڑی ہیں۔ دونوں بیٹے جرمنی میں مقیم ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر کرامت اللہ صاحب (مرحوم) 26 جنوری 2002ء بروز ہفتہ جہلم میں رحلت فرما گئیں۔ آپ حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب کی پوتی اور حضرت مولانا عبدالمغنی صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ آپ نہایت دعا گو مہمان نواز اور بزرگ خاتون تھیں۔ جماعت احمدیہ اور خلافت احمدیہ کی عاشق تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے نواسے مکرم راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد تدفین کی گئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم حمید احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے 3 صاحبزادیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی بیماری کے دوران اور تجہیز وتدفین میں احباب جماعت احمدیہ جہلم نے بہت تعاون فرمایا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف دی پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے سیلف سپورٹنگ بنیاد پر کوالٹی مینجمنٹ میں ایم ایس سی اور PGD کے داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 فروری 2002ء ہے مزید معلومات کے لئے روزنامہ ڈان 27 جنوری 2002ء دیکھیں۔

آغا خان یونیورسٹی کراچی نے اکتوبر 2002ء کے لئے M.B.B.S اور نرسنگ ڈپلومہ میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 مارچ 2002ء ہے مزید معلومات کے لئے روزنامہ جنگ 27 جنوری 2002ء دیکھیں۔

(نظارت تعلیم)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
قند شفاء: نزلہ زکام اور خراش گلو کے لئے
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر حب سعال: کھانسی خشک وتر کے لئے چوسنے کی گولیاں
شربت ثمرفہ: کھانسی اور امراض سینہ کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار 4 فروری غروب آفتاب: 5-47
☆ منگل 5 فروری طلوع فجر: 5-34
☆ منگل 5 فروری طلوع آفتاب: 6-57

3 بھارتی حکام ملوث ہیں وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ امریکی صحافی کے اغوا کے شبہ میں پکڑے گئے ملزم کے موبائل فون کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت کے اہلکار ڈینئل پرل کے اغوا میں ملوث ہیں- انہوں نے کہا کہ مبارک شاہ گیلانی کے فون ریکارڈ سے بھارت کا ملوث ہونا ظاہر ہوتا ہے- انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ انہوں نے خود مبارک گیلانی کا فون بل دیکھا جس میں بھارت سمیت کئی بیرونی ممالک میں کالیں کی گئیں- ان میں تین اہم بھارتی شخصیات کے نمبرز ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی حکومت اس اغوا میں ملوث ہے اور وہ بھارتی شخصیات کے نام بتانا نہیں چاہتے لیکن صحافیوں کے سوال پر انہوں نے کہا کہ یہ تینوں افراد بھارتی حکومت میں اہم عہدوں پر فائز ہیں- عبدالستار نے جرمن وزیر خارجہ جوشکا فشر کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں یہ الزامات لگائے-

سپریم کورٹ میں جونیئر ججوں کی تقرری

لاہور ہائی کورٹ کے سینئر جج مسٹر جسٹس میاں نذیر اختر نے سنیارٹی کے برعکس لاہور ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کو سپریم کورٹ کا جج مقرر کرنے کے اقدام کو عدلیہ کی آزادی کو نقصان پہنچانے کے مترادف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ سپریم کورٹ میں جونیئر ججوں کا تقرر ججز کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بھی منافی ہے- اور اس سے عدلیہ کی آزادی کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے-

27 افسروں کو میجر جنرل بنا دیا گیا جی ایچ کیو میں صدر مملکت جنرل مشرف کی زیر صدارت پروموشن بورڈ کے اجلاس میں بریگیڈیئر عہدہ کے 27 افسروں کو میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی- اجلاس میں 132 کیسوں کا جائزہ لیا گیا جن میں 27 کی میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی کی منظوری دی گئی- ترقی پانے والوں میں آرمی میڈیکل کور کی بریگیڈیئر مسز شاہدہ ملک بھی شامل ہیں- جو پاکستان آرمی میں میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی پانے والی پہلی خاتون ہیں- دیگر ترقی پانے والوں میں انفنٹری کے 8' آرٹلری 7' ائر ڈیفنس میڈیکل کور اور انجینئرز دو دو' آرمڈ کور' سروس کور اور آرڈیننس کا ایک ایک افسر شامل ہیں-

جسٹس شیخ ریاض نئے چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس شیخ ریاض احمد نے ایوان صدر میں ایک سادہ تقریب میں چیف جسٹس آف پاکستان کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا- وفاقی وزراء' سپریم کورٹ کے سینئر ججوں' وفاقی سیکرٹریوں اور دیگر اعلیٰ حکام نے شرکت کی-

حکومت نے اسلام کے بارے میں دنیا کی سوچ بدل دی گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے پاکستان کو عالمی اتحاد میں مرکزی حیثیت حاصل ہے- موجودہ حکومت کے اقدامات اور پالیسی نے پاکستان کو عالمی سطح پر ایک روشن خیال اسلامی مملکت کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے- انہوں نے ان خیالات کا اظہار مظفر گڑھ میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا- انہوں نے کہا کہ مٹھی بھر عناصر نے شدت پسندی کے ساتھ اسلام کا جو نمونہ پیش کیا تھا اس سے بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کو نقصان اور شرمندگی اٹھانا پڑی- ہم نے اس کے برعکس اسلام کو جس طرح بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا ہے- اسلام کے بارے میں دنیا کی سوچ تبدیل ہو رہی ہے- اور ہمیں عالمی سطح پر پروقار مقام حاصل ہوا ہے-

فوری جواب نہیں دیں گے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ مذاکرات شروع کرنے اور ٹھوس اقدامات کے لئے جرات کی ضرورت ہوتی ہے- پاکستان نے بہت کچھ کیا ہے لیکن بھارت نے ابھی تک مضبوط اقدام کرنے کے لئے بہادری نہیں دکھائی- بھارت کو بھی ہمت دکھانی چاہئے- بھارتی میزائلوں کے تجربات کے بارے میں سوال پر صدر مشرف نے واشگاف طور پر کہا کہ پاکستان کے پاس بھارتی میزائلوں کا زبردست توڑ موجود ہے- وہ انہیں جواب دینے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے- پاکستان خطے میں پیدا شدہ کشیدگی کے بارے میں عالمی تشویش کے پیش نظر فوری طور پر کوئی کارروائی نہیں کرے گا- پاکستان اپنے میزائلوں کا تجربہ اپنے وقت پر اور فنی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کرے گا-

ایران کو امریکہ کا انتباہ امریکہ اور برطانیہ نے ایران کو انتباہ کیا ہے کہ افغانستان میں مداخلت سے باز آ جائے- ایرانی حکومت جان لے کہ افغانستان میں بڑی گیم کھیلنے کا وقت گزر چکا- ایران کی سرگرمیوں پر کڑی نظر ہے-

امریکہ کو خوفناک حملوں کا خطرہ امریکی وزیر دفاع رمز فیلڈ نے کہا ہے کہ مستقبل میں 11 ستمبر سے بھی بڑے اور خوفناک حملے کا خطرہ ہے اس لئے امریکی فوج کو نئے اور غیر متوقع خطرات نبٹنے کے لئے اپنی تیاریوں اور اہلیت کا جائزہ لینا چاہئے- دشمن اچانک اور غیر متوقع حملہ کرے گا-

فلپائن میں امریکی طیاروں پر فائرنگ

فلپائن میں امریکی فوجی طیارے پر فائرنگ کی گئی- ایک گولی عملے کے رکن کو لگی- امریکی فوجی دہشت گردی سے نبٹنے کے لئے فلپائن میں مشقیں کر رہے ہیں-

رام مندر تعمیر ہوگا انتہا پسند ہندو تنظیم وشوا ہندو پریشد کے صدر کمال سنگھل نے کہا ہے کہ رام مندر تعمیر ہوگا- عدالتی فیصلے کی پرواہ نہیں- ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر ہندوؤں کا مذہبی معاملہ ہے- 12 مارچ کے بعد کام شروع ہوگا-

امریکہ نے اخلاقی کوڑھ پن کا ثبوت دیا

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ صدر بش نے ہمارے خلاف الزامات لگا کر اپنے اخلاقی کوڑھ پن کا ثبوت دیا ہے- ہم صورتحال سے نبٹنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں-

اعلان تعطیل

مورخہ 5 فروری 2002ء کو یوم یکجہتی کشمیر کی قومی تعطیل کی وجہ سے دفتر الفضل بند رہے گا اور اس روز کا پرچہ شائع نہیں ہوگا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں-

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

ہومیو پیتھک کتب
اردو اور انگریزی ہومیو پیتھک کتب دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

مارکیٹ برائے فروخت
32/4 دار النصر غربی برقبہ ایک کنال
برلب کالج روڈ ربوہ نزد دفتر الفضل جدید پریس
رابطہ منور احمد چوہان 2/15 دار العلوم غربی ربوہ
حلقہ ثناء فون 214396 رابطہ جرمنی طاہر احمد خان
فون: 0049-1704913479

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/10 روپے فی کلو خرید فرمائیں-
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دار الفضل ربوہ فون 213207

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61